

دُکھ درد کے ماروں کو صبر کی رغبت دلانے اور  
ان کی ڈھارس بندھانے والا ایک مُنقر و بیان



# یہ وقت بھی گزر جائے گا

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ  
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## یہ وقت بھی گزر جائے گا (1)

### دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔“ (2)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### حکمت بھری تحریر

منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا: مجھے کوئی ایسی تحریر دو کہ جب میں اسے غم کی حالت میں دیکھوں تو مجھے خوشی ہو اور خوشی کی کیفیت میں دیکھوں تو غم طاری ہو جائے۔ تو اس عقل مند وزیر نے بادشاہ کو ایک تحریر دی جس میں لکھا تھا: ”یہ وقت بھی گزر جائے گا“ یہ تحریر ہر وقت بادشاہ کے پاس موجود رہتی، وہ

1... مبلغ دعوتِ اسلامی ونگران مرکزی مجلسِ شوری حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری صَدِّقُ ظَلَمَةُ الْعَالَمِ نے یہ بیان ۳ صفر المظفر ۱۴۳۱ ہجری بمطابق 19 جنوری 2010 عیسوی بروز منگل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ ہجری بمطابق 24 مارچ 2014 عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینة العلمیة)

2... مصنف عبدالرزاق، کتاب الصلوة، باب الصلوة علی النبی، ۱۴۰/۲، حدیث: ۳۱۱۶

جب خوشی میں اسے دیکھتا تو یہ سوچ کر غم زدہ ہو جاتا کہ یہ خوشیوں کے دن عنقریب ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح جب غم کی کیفیت میں اس تحریر کو پڑھتا تو یہ سوچ کر اس کا غم غلط ہو جاتا کہ عنقریب یہ غم کے بادل چھٹ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دنیا آزمائشوں کا گھر ہے اس میں جہاں بیشمار راحت سامانیاں ہیں وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے اس وقت سے آج تک عام مومنین بلکہ انبیاء و مرسلین کو بھی راحتیں اور مُسرتیں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مُصیبتیں پہنچتی رہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑا مگر وہ نُفوسِ قدسیہ حریف شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کرتے رہے۔ لہذا ہمیں بھی ان بزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مُصیبتوں پر صبر کرنا چاہئے مگر افسوس! ہم آسانیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کو بھلاتے اور مشکلوں میں صبر کے بجائے واویلہ مچاتے ہیں۔ بیان کردہ حکایت میں ہمارے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے کیونکہ اگر ہم بھی اپنے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات راسخ کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ”یہ وقت بھی گزر جائے گا“ تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلمند وزیر کی یہ تحریر جہاں ہمیں خوشی کے مواقع پر خلافِ شرع انداز میں خوشیاں منانے یا حصولِ نعمت پر بے جا اترانے اور غرور و تکبر میں مُبتلا ہونے سے بچانے میں مُعاون ہوگی وہیں مختلف بیماریوں،

پریشانیوں، تکلیفوں اور مشکل ترین حالات میں صبر کرنا بھی ہمارے لئے آسان ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ ڈھیروں اجر و ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ،

## ایمان کا لباس

حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو آدمی تیری رضا کے حصول کے لیے مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اس پریشان اور غمگین آدمی کا بدلہ کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میں اسے ایمان کا لباس پہناؤں گا اور کبھی بھی نہیں اتاروں گا۔<sup>(۱)</sup>

قرآن مجید فرقان حمید میں جا بجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں آئیے صبر کی عادت اپنانے کے لئے 5 فرامینِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ملاحظہ کیجئے۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۱﴾  
 کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو۔ (پ ۱۴، النحل: ۹۶)

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿۳۶﴾  
 ترجمہ کنز الایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۶)

وَأَصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۳۶﴾  
 ترجمہ کنز الایمان: اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰، الانفال: ۳۶)

۱... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، بیان مظان الحاجة الى الصبر... الخ، ۴/۹۰

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ تَرْجَمَةُ كَنَزِ الْإِيْمَانِ: ان کو ان کا اجر دو بار  
بِأَصْبِرُوا (پ: ۲۰، القصص: ۵۴) دیا جائے گا بدلہ ان کے صبر کا۔  
إِن تَابُوا فِي الصَّبْرِ وَنَ أَجْرَهُمْ تَرْجَمَةُ كَنَزِ الْإِيْمَانِ: صابروں ہی کو ان کا  
بِعَيْرِ حِسَابٍ ① (پ: ۲۳، الزمر: ۱۰) ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

صَدْرُ الْإِفَاعِلِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ  
الْهَادِي اس آیت مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں  
کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحابِ  
مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے، نہ ان کے لئے  
دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں  
عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ  
مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسمِ قیچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر  
کا اجر پاتے۔

### مصائب میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الْاِنَامِ عَزَّ وَجَلَّ کے ہر کام میں ہزار ہا حکمتیں  
پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ مُصِيبَتِي نازل  
فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو

مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ لہذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں گرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ،  
 حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے عُرُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔“ (1)

حضرت سیدنا صہیب رُومِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مُشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔“ (2)

## مصائب ترقی درجات کا ذریعہ ہیں

مَجُوبِ رَبِّ الْعِزَّةِ، محسنِ انسانیت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مُقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے ان تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارة المرض، ۲/۲، حدیث: ۵۶۲۵

2... مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب المومن امره کلہ خیر، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹

کے ہاں اپنے مقررہ درجے تک پہنچ جاتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## مصیبتوں سے گناہ جھڑتے ہیں

دو جہاں کے تاجور، سلطان، بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا ہے گا یہاں تک کہ وہ اللهُ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup>

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس کسی مسلمان کو کوئی کاناچھبے یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔“<sup>(۳)</sup>

مُفَسِّرِ شَهِير، حَكِيمِ الْأُمَّتِ، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ اپنی دلپذیر تقریر میں فرماتے ہیں: حضرت سیدنا یزید بسطامی قَدِيسٌ سُنَّكَ السَّامِيُّ کسی جگہ سے گزر رہے تھے، ملاحظہ فرمایا ایک بچہ کچھڑ میں گر گیا ہے اور اس کے کپڑے و جسم کچھڑ میں لتھڑ گئے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں لیکن کوئی بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ کہیں دور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی دو تھپڑ بچے کے لگائے، کپڑے اتار کر دھوئے، اسے غسل دیا۔ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كُوِيہ دیکھ کر وجد آ گیا اور فرمایا: یہی حال ہمارا اور رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا ہے۔ ہم گناہوں کی دلدل میں لتھڑ جاتے ہیں،

۱... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المكفرة... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

۲... ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء، ۱۷۹/۳، حدیث: ۲۳۰۷

۳... مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

کسی کو کیا پرواہ! مگر رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا دریا جوش میں آتا ہے، ہم کو مصیبتوں کے ذریعے دُڑست کیا جاتا ہے اور توبہ و عبادات کے پانی سے غسل دے کر صاف فرماتا ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَّتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ یہ حکایت نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: جب مہربان ماں کچھ سزا دے کر تنبیہ کر سکتی ہے تو خالق و مالک اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے بعض اوقات سزا دے کر اصلاح فرماتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

لہذا مصائب و آلام پر شکوے شکایات کرنے، ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے اور اپنی زبان سے کفریات بکنے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! جس طرح گردشِ ایام سے خوشیوں کے رنگ پھیکے پڑ جاتے ہیں اسی طرح وقت کا مرہم گہرے سے گہرا زخم بھی بھر دیتا ہے اور وقت کی رفتار ہر غم کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ بس مصیبت کے ماروں کو وقت گزرنے کا انتظار کرنا چاہئے آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ خوشیوں کی بارش بھی ہوگی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہوگا، جیسے خوشیوں کا وقت آکر گزر گیا ایسے ہی یہ وقت بھی گزر جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۱

تَرْجِمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ: بے شک دشواری کے

(پ ۳۰، الانشراح: ۶) ساتھ آسانی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات ان مصائب و آلام کے پیچھے ہماری

۱... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۸

بد اعمالیاں بھی کار فرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ،

## مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتوت ہیں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں تم کو اللہ عزوجل کی کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بتائی ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا  
كَسَبَتْ آيِدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ  
كَثِيرٍ ﴿۳۰﴾ (پ ۲۵، الشوری: ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

(حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزا یا کوئی بلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ عزوجل اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے۔ اور اللہ عزوجل نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرمادیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔<sup>(۱)</sup>

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

... 1 مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۸۵، حدیث: ۲۳۹

## آخرت کی مصیبت برداشت نہ ہو سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔ لہذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

## کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تکالیف و مصائب نازل فرما کر اپنے محبوبانِ بارگاہ کی آزمائش فرماتا اور ان کے مقام و مرتبہ کو بلند فرماتا ہے لہذا پریشان حال کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اعتراضات اور شکوے شکایات کرنے کے بجائے بُرُزْگَانِ دینِ رَحْمَتِہُمُ اللہِ اَلْمُبِیْنِ اور بالخصوص کربلا کے خونی منظر کو تصور میں لائے اور شہیدان و اسیرانِ کربلا رَضَوْنَ اللہَ تَعَالَى عَلَیْہِمَا اَجْمَعِیْنِ پر جو مصیبتیں آئیں انہیں یاد کر کے یہ ذہن بنانے کی کوشش کرے

کہ میری یہ چھوٹی سی مصیبت تو ان پر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر پھر بھی ان مبارک ہستیوں نے دین کے استحکام اور رضائے ربُّ اللہ کی خاطر ان مصائب و آلام کو برداشت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور آخرت میں بلند و بالا مقام پر فائز فرمادیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے صبری کی وجہ سے آخرت کی ان ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاؤں۔ اسی طرح حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر جو مصیبتیں آئیں ان کو یاد کیجئے، خصوصاً حضرت سَیِّدُنَا اَیُّوبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کے مصائب و آلام اور آپ کا صبر تو بہت مشہور ہے، حتیٰ کہ دعائیں دی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ”صبرِ ایوب“ عطا فرمائے۔ آئیے ہم بھی انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے صبر سے متعلق چند واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ،

### حضرت اَیُّوبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کا صبر

حضرت سَیِّدُنَا اَیُّوبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ حضرت سَیِّدُنَا سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کی اولاد میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن صورت، کثرتِ اولاد و اموال وغیرہ ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں، اس کے بعد آپ عَلَیْهِ السَّلَامُ کو آزمائش میں ڈالا اور آپ کی ساری اولاد مکان کے گرنے سے دب کر ہلاک ہو گئی، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں سب مر گئے، سارے کھیت اور باغات برباد ہو گئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ عَلَیْهِ السَّلَامُ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تو آپ

عَلَيْهِ السَّلَامُ حمدِ الہی بجالاتے اور فرماتے: میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیاجب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا، میں اس کی مرضی پر راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَيْهِ السَّلَامُ بیمار ہوئے آپ کی بی بی صاحبہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت ساہا سال رہی پھر آپ عَلَيْهِ السَّلَامُ صحتیاب ہو گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے والی تمام نعمتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ کو دوبارہ عطا فرمادیں۔<sup>(۱)</sup>

### حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ کا صبر

حضرت سَيِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَامُ کے بھائیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اندھے کنویں میں ڈال دیا تو ایک تجارتی قافلے نے آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو اس کنویں سے نکالا اور مصر لے جا کر بطور غلام فروخت کر دیا، وہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ پر طرح طرح کی آزمائشیں آئیں نیز آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی بے گناہی کا یقین ہو چکنے کے باوجود آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو جیل کی کوٹھری میں قید کر دیا گیا جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ کو کئی سالوں تک قید و بند کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس قدر پریشانیوں کے باوجود آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اور نہایت ہی صبر و شکر کے ساتھ یہ تکالیف برداشت کرتے رہے بلکہ بارگاہِ الہی میں عرض گزار ہوئے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ قید خانے کی کوٹھری مجھ کو اس مصیبت سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف دُلینا مجھے بلا رہی تھی۔ بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ جس ملک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس نبی کو بطور غلام فروخت کیا گیا تھا اس ملک کے

1... خزائن العرفان، پ ۷۱، الانبیاء، تحت الآیہ ۸۳، عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۷۸، ۱، ملخصاً

خزانوں کے انتظامی معاملات اور ملک کے نظام کا پورا شعبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کر دیا گیا اور یوں مصر کی حکمرانی کا اقتدار آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل ہو گیا۔<sup>(۱)</sup>

### حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر

حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی میں اس قدر گریہ و زاری فرمائی کہ روتے روتے شدتِ غم سے نڈھال ہو گئے اور آپ کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس حالت میں بھی صابر و شاکر رہے اور درد بھری آواز میں فرمایا صبر کرنا ہی اچھا ہے آخر کار حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا پیرا بن (یعنی کرتا مبارک) آپ کی آنکھوں پر ڈالا گیا جس سے آپ کی آنکھوں کی روشنی بحال ہو گئی۔<sup>(۲)</sup>

### سردارِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر

مکہ والوں کے عناد اور سرکشی کے پیشِ نظر جب حضورِ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان لوگوں کے ایمان لانے کے آثار دکھائی نہ دیئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کے لئے مکہ کے قرب و جوار کی بستیوں کا رخ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا بھی سفر فرمایا، اس سفر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ بھی

... 1 عجايب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۳۳ تا ۱۳۷، ملخصاً

... 2 عجايب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۳۹، ملخصاً

آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے امراء اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ ان رئیسوں میں عمرو کا خاندان تمام قبائل کا سردار شمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین بھائی تھے۔ عبدیائل، مسعود، اور حبیب۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ انتہائی بیہودہ اور گستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریر غنڈوں کو ابھار دیا کہ یہ لوگ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ برا سلوک کریں۔ چنانچہ لچوں لنگوں کا یہ شریر گروہ ہر طرف سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے پڑ گیا، یہ شرارتوں کے مجسمے آپ پر پتھر برسانے لگے یہاں تک کہ آپ کے مقدّس پاؤں زخموں سے لہولہان ہو گئے۔<sup>(۱)</sup>

اور آپ کے موزے اور نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم انتہائی بے دردی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طعنہ زنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے اور ہنسی اڑاتے۔ حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دوڑ دوڑ کر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے اور حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی خون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہو گئے۔<sup>(۲)</sup>

۱... شرح الزرقانی علی المواہب، وفاة حدیجہ و ابنی طالب، ۲/۵۰، ملخصاً

۲... مواہب اللدنیة، ہجرتہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ۱/۱۳۶

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرمایا: مَا أُذِيَّتِي أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُذِيَّتْ فِي اللهِ، اللهُ عَزَّوَجَلَّ كِي رَاهِ فِي جَنَائِمِي سَتَايَا كِيَا هُوِي اَتْنَا كُوْنِي نِهِي سَتَايَا كِيَا۔<sup>(۱)</sup> جب کفار کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف حد سے بڑھ جاتیں تو رب تعالیٰ اپنے محبوب صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دلجوئی اور تسکینِ خاطر کے لئے آیتیں نازل فرماتا جس میں گزشتہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پر آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں اور ان کے ساتھ بد سلوکی کرنے والوں کی ہلاکت خیزیوں کا تذکرہ ہوتا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّن قَبْلِكَ  
فَصَبِرْ وَاَعْلَىٰ مَا كَانُوا اَوْذُوًا  
حَتَّىٰ اَتَاهُم نَصْرُنَا  
ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذاؤں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی۔ (پ، ۷، الانعام: ۳۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ اسْتَهْزِئِي بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۰﴾  
ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی۔ (پ، ۷، الانعام: ۱۰)

... 1 کذوالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاحوال، ۵۶/۲، حدیث: ۵۸۱۵، الجزء الثالث

صَدْرُ الْأَافَاقِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ  
 انہادی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں نبی کریم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ کی تسلی و تسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں، گفار کا پہلے انبیاء (عَلَيْهِمْ  
 السَّلَام) کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان گفار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین  
 کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء (عَلَيْهِمْ السَّلَام)  
 کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں۔

## صبر کے مواقع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَيْهِ السَّلَام اور سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نُفُوسِ قَدْسِيہ نے شجرِ اسلام  
 کی آبیاری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سر بلندی کی خاطر اپنے اہل و عیال، جائیداد و مال،  
 بھوک پیاس حتیٰ کہ اپنی جان تک قربان کر دی، مگر اس قدر مصائب و آلام کے باوجود  
 کبھی اپنی زبان پر حرفِ شکایت نہ لائے اور ہر حال میں صبر و اطمینان کا دامن تھامے  
 رکھا۔ ہمیں بھی ان کی حیاتِ مبارکہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے صبر و شکر کے  
 ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ آج کل ہم ذرا ذرا سی باتوں پر سیخ پا ہو جاتے ہیں حالانکہ  
 ان پر جلنے اور گرہنے کے بجائے قدم قدم پر صبر کر کے باسانی اجر و ثواب حاصل  
 کر سکتے ہیں۔ مثلاً: راستے میں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پھسل گیا یا ٹھوکرا  
 لگ گئی تو شکوہ کرنے اور دوسروں کو کوسنے کے بجائے اگر صبر کریں تو اجر ملے گا۔

ظاہر ہے اول فُول بکنے سے نہ تو چوٹ صحیح ہوگی نہ ہی ثواب ملے گا بلکہ نقصان ہی نقصان ہو گا۔ راہ چلتے کسی کا دھکا لگ گیا، بجائے اُس سے اُلجھنے کے صبر کر لیا جائے، کسی گاڑی سے ٹکرائے، گاڑی چلانے والے نے کوئی بات اُلٹی سیدھی کہہ دی، ہم کہیں جا رہے تھے کہ سڑک پر ”ٹریفک جام“ ہو گیا، سخت گرمی بھی ہے، ہارن کی آوازوں سے کان پھٹے جا رہے ہیں ایسے وقت لوگ بہت بڑبڑاتے اور گالیاں بکتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنے سے ٹریفک بحال نہیں ہو جاتا کاش! ذرا خاموش رہتے تو صبر کرنے کا ثواب تو مل جاتا۔ کسی نے آواز گس دی، کنکر مار دیا، طعنہ کشی کی، گھر میں بھائی بہنوں نے مذاق اڑایا، پڑوسی نے حسن سلوک نہیں کیا یا کوئی زیادتی کی، مسجد میں جوتے چوری ہو گئے، جیب کٹ گئی، کسی نے اوپر سے کُوڑا ڈال دیا، کسی نے بات کاٹ دی، آپ نے سنتوں پر بیان کیا تو کسی نے بے جا تنقید کر دی یا آواز و انداز کی ہنسی اڑائی، کسی کے یہاں مہمان ہوئے اور اُس نے چائے پانی کا نہیں پوچھا، سنت کے مطابق کھانی رہے تھے تو کسی نے طنز کر دیا، کبھی گھر میں بجلی چلی گئی، پانی بند ہو گیا، مالک مکان یا کرایہ دار نے ظلم کیا، بس وغیرہ میں بھیر کے سبب کسی نے آپ کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیا، کوئی سگریٹ پی رہا ہے یا کسی قسم کی بدبو سے جب بھی تکلیف پہنچی، اپنی گاڑی وغیرہ میں کوئی نقصان ہو گیا، کوئی پُرزہ ٹوٹ گیا، پنکچر ہو گیا، راستے میں کیچڑ کی وجہ سے پریشان ہو گئے، کھانے وغیرہ میں نمک مرچ کم و بیش ہو گیا، کوئی کڑوی چیز منہ میں آگئی جیسے بادام کی گری وغیرہ، کھانا گرم نہیں تھا اور طبیعت گرم کھانا چاہتی تھی،

ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی مگر سادہ پانی ملا، چائے پاپان وغیرہ کی خواہش تھی مگر میسر نہیں آیا جس سے طبیعت میں کچھ پریشانی ہوئی، کسی نے گالی دے دی یا کوئی ایسی بات کہہ دی جو ناگوار گزری، خرید و فروخت کے مواقع پر ناگوار معاملہ پیش آ گیا، کاروبار کم ہوا، کسی نے دھوکا دے دیا، سیٹھ بد مزاج ہے یا نوکر بد اخلاق ہے، کسی نے ٹھوک پھینکا اور آپکے اوپر آپڑا، کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا یا گر گئے تو لوگ ہنسے یا خود چوٹ کھائی، کسی نے غلط فہمی میں کچھ تلخ باتیں سنا دیں، وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے معاملات عموماً روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں، ایسے مواقع پر صبر کر لیجئے اور آجر کمائیے، ان مواقع پر عموماً بے صبرے لوگ بڑبڑاتے، گالیاں تک بکتے سُنے جاتے ہیں، اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بے جا بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے تکلیف یا پریشانی تو دور نہیں ہوتی، پھر صبر کر کے آجر کا خزانہ کیوں نہ حاصل کیا جائے۔

### صبر ابتدائے صدمہ پر ہے

یاد رہے کہ کامل صبر اسی حالت میں کہلائے گا جب آپ صدمہ پہنچتے ہی اسے صَبَط کرنے کی کوشش کریں، بعض لوگ اپنے دل کی ساری بھڑاس نکالنے کے بعد کہتے ہیں ”میں نے صبر کیا“ حالانکہ جَزَع و فَرَج کے بعد کیا جانے والا صبر وہ نہیں کہ جس پر اجر و ثواب کی امید کی جاسکے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ (وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور) کہا: آپ تشریف لے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں تو وہ درِ اقدس پر حاضر ہوئی۔ دربانوں کو نہ پا کر اس نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (اب میں صبر کرتی ہوں)۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”صبر تو صدمہ کی ابتدا کے وقت ہوتا ہے۔“ (1)

مطلب یہ ہے کہ حقیقی صبر وہی ہوتا ہے جو صدمے کے آغاز میں کیا جائے ورنہ مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد سکون آجانا صبر نہیں بلکہ غم کو بھول جانا ہے۔ جبکہ مصیبت کی ابتدا میں دل کو اچانک ایسا دھچکا لگتا ہے کہ اس وقت پُر سکون رہنا اور تقدیر پر راضی رہنا حقیقی صبر ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اجر مصیبت پر نہیں ملتا کیونکہ وہ انسان کی اختیار کردہ نہیں ہوتی البتہ اجر و ثواب اچھی نیت اور مصیبت پر صبر جمیل کی بدولت ملتا ہے۔ (2)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے حضرت سیدنا اشعث رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: اگر تم صبر کرنا چاہو تو ایمان اور اجر کی امید پر صبر کر لو ورنہ جانوروں کی طرح صبر آہی جائے گا۔ (3)

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القیور، ۱/۳۳۳، حدیث: ۱۲۸۳

2... عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القیور، ۶/۹۲، تحت الحدیث: ۱۲۸۳، ملخصاً

3... کتاب الکبائر، فصل فی التعزیه، ص ۲۱۹

## صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے

یہ بھی یاد رہے کہ صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہی ملتا ہے لہذا کوئی شخص اپنے صبر و ضبط کو ہر گز ہر گز اپنا کمال نہ سمجھے بلکہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سمجھ کر اُس پر شکرِ الہی ادا کرے کہ اُس نے میری بہتری کے لئے مجھ پر آزمائش ڈالی اور پھر صبر کی توفیق بھی بخشی۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ ایوب عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کتنے عرصہ تک بلا (یعنی مصیبت) میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا! جب اس سے نجات ملی عرض کیا: ”الہی (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے کیسا صبر کیا؟ ارشاد ہوا: ”اور توفیق کس گھر سے لایا۔“ ایوب عَلَیْہِ الصَّلَامُ نے اپنے سر پر خاک اڑائی عرض کیا: بے شک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا!۔<sup>(۱)</sup>

## نافرانوں کی خوشحالی میں حکمت

بعض اوقات مسلمان اپنی حُسنِ حالی اور کافروں کی پُر تعیش (عیش و عشرت سے بھرپور) زندگی دیکھ کر وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُہُ کی بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنَا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ الصَّلَامُ نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے رب! مومن بندہ تیری

۱... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۲۰

اطاعت کرتا اور تیری مَعْصِيَّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تو اس کے لیے دنیا تنگ فرما کر اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافر تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِيَّت (نافرمانی) پر جرات کرتا ہے لیکن تو اس سے مصیبت کو دور رکھتا اور اس کے لیے دنیا کشادہ کر دیتا ہے، (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، مومن کے ذمہ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کر کے اس کو آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دوں گا اور کافر کی (دنیاوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس کے لیے رزق کشادہ کرتا اور مصیبت کو اس سے دُور رکھتا ہوں تو یوں اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اس کے گناہوں کی اس کو سزا دوں گا۔<sup>(۱)</sup>

اسی طرح منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہوں تو اس کی بُرائی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مصیبت ڈال کر، کبھی تنگیِ معاش سے پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مرتے وقت اس پر سختی کرتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے

۱... احیاء العلوم، کتاب الصدق والشکر، الرکن الثالث... الخ، ۴/۱۶۲

ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا، اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں جس بندے کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کو اس کی ہر نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی جسم کی صحت سے، کبھی فراخیِ رزق سے، کبھی اہل و عیال کی خوشحالی سے پھر بھی اگر کچھ رہ جاتا ہے تو مرتے وقت اس پر آسانی کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب مجھ سے ملتا ہے تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نارِ جہنم سے بچ سکے۔<sup>(۱)</sup>

### آسانکثوں پر مت پھولو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گاڑی، بنگلہ، دولت، صحت اور طرح طرح کی نعمتوں کی کثرت دیکھ کر پھولنا نہیں چاہئے بلکہ ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے دنیا ہی میں میری اچھائیوں کا صلہ دیا جا رہا ہو اور گناہوں کے سبب آخرت میں میرے لئے دردناک عذاب تیار ہو۔ اسی طرح بیماری، غربت یا جان، مال اور اولاد پر آنے والی آفت و مصیبت پر یہ سوچ کر صبر کرنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہی مصیبت آخرت کی راحت سامانی کا پیش خیمہ ہو۔ ہم مصیبتوں پر واویلا مچاتے اور آسانکثوں میں یاد الہی اور فکرِ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رنج و غم ملنے پر صبر و شکر کرتے ہوئے راضی برضائے الہی رہتے ہیں اور اگر ان کے پاس دنیوی نعمتوں کی کثرت ہو جائے تو وہ غمگین ہو جاتے

۱... شرح الصدور، باب من دنا اجله و کیفیت الموت، ص ۲۸

ہیں کہ کہیں رب تعالیٰ ہم سے ناراض تو نہیں ہے۔ چنانچہ،

## مصیبت پر خوش ہونے والی عورت

حضرت سیدنا ابن یسار مُسَلَّم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُنْعِمِ فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ میں تجارت کی غرض سے بحرین کی طرف گیا، وہاں میں نے دیکھا کہ ایک گھر کی طرف بہت سے لوگوں کا آنا جانا ہے، میں بھی اس طرف چل دیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ایک عورت نہایت افسردہ اور غمگین پھٹے پرانے کپڑے پہنے مصلے پر بیٹھی ہے اور اس کے ارد گرد غلاموں اور لونڈیوں کی کثرت ہے، اس کے کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں، تجارت کا بہت سارا ساز و سامان اس کی ملکیت میں ہے، خریداروں کا ہجوم لگا ہوا ہے، وہ عورت ہر طرح کی نعمتوں کے باوجود نہایت ہی غمگین تھی نہ کسی سے بات کرتی، نہ ہی ہنستی۔ میں وہاں سے واپس لوٹ آیا اور اپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اسی گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں جا کر میں نے اس عورت کو سلام کیا۔ اس نے جواب دیا اور کہنے لگی، اگر کبھی دوبارہ یہاں آنا ہو اور کوئی کام ہو تو ہمارے پاس ضرور آنا، پھر میں واپس اپنے شہر چلا آیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے دوبارہ کسی کام کے لئے اسی عورت کے شہر میں جانا پڑا۔ جب میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ وہاں کسی طرح کی چہل پہل نہ تھی۔ نہ تو تجارتی سامان تھا، نہ خدام و لونڈیاں نظر آرہی تھیں اور نہ ہی اس عورت کے لڑکے دکھائی دے رہے تھے، ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ میں بڑا حیران ہوا اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے کسی کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آواز آنے لگی۔ جب دروازہ

کھولا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ وہی عورت اب نہایت قیمتی اور خوش رنگ لباس میں ملبوس بڑی خوش و خرم نظر آرہی تھی اور اس کے ساتھ صرف ایک عورت گھر میں موجود تھی۔ اس کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس عورت سے پوچھا: جب میں پچھلی مرتبہ تمہارے پاس آیا تھا تو تم کثیر نعمتوں کے باوجود غمگین اور نہایت افسردہ تھیں لیکن اب خادموں، لونڈیوں اور دولت کی عدم موجودگی میں بھی بہت خوش اور مطمئن نظر آرہی ہو، اس میں کیا راز ہے؟۔ تو وہ عورت کہنے لگی: تم تعجب نہ کرو، بات دراصل یہ ہے کہ جب پچھلی مرتبہ تم مجھ سے ملے تو میرے پاس دنیاوی نعمتوں کی بہتات تھی، میرے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت تھی، اس حالت میں مجھے یہ خوف ہوا کہ شاید! میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہے، اس وجہ سے مجھے کوئی مصیبت اور غم نہیں پہنچتا ورنہ اس کے پسندیدہ بندے تو آزمائشوں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس وقت یہی سوچ کر میں پریشان و غمگین تھی اور میں نے اپنی حالت ایسی بنائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد میرے مال و اولاد پر مسلسل مصیبتیں ٹوٹی رہیں، میرا سارا اثاثہ ضائع ہو گیا، میرے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کا انتقال ہو گیا، خدام و لونڈیاں سب جاتے رہے اور میری تمام دنیاوی نعمتیں مجھ سے چھن گئیں۔ اب میں بہت خوش ہوں کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے خوش ہے اسی وجہ سے تو اس نے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے۔ پس میں اس حالت میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھ رہی ہوں، اسی لئے میں نے اچھا لباس پہنا ہوا ہے۔

اس کے برعکس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مُصیبت یا پریشانی آتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے اور شکوہ شکایت پر اُتر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مَعَاذَ اللّٰهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰهِ، اللّٰهُ تَعَالٰی پر اعتراض کرتے ہیں، البیوں کو ڈر جانا چاہئے کیونکہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ سے چند انتہائی اہم مدنی پھول پیش خدمت ہیں۔

سوال: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کیسا؟

جواب: قطعی کفر ہے اور مُعْتَرِض (یعنی اعتراض کرنے والا) کافر و مرتد ہے۔

سوال: یہ بھی وضاحت کر دیجئے کہ آخر اعتراض کرنا کیوں کفر ہے؟

جواب: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر مسلمان کا حکم شریعت کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خالق و مالک ہے، اُسی کے پیدا کردہ بندے کا اُس پر اعتراض کرنا اُس کی شدید ترین توہین ہے۔ مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اگر اعتراض کی اجازت دیدی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا کہ مثلاً اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں کام کیوں کیا؟ فلاں کام کیوں نہیں کیا؟ اس کو یوں نہیں اور یوں کرنا چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر عقلاً بھی دیکھا جائے تو اعتراض کرنا غلط ہی ہے کیوں کہ اعتراض اُس پر قائم ہوتا ہے جس میں کوئی خامی ہو یا جو غلطیاں یا غلط فیصلے وغیرہ کرتا ہو جبکہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سَنُوْدَہ صفات ہر طرح کی خامی و خطا سے

پاک ہے۔ ہاں یہ بات جدا ہے کہ ناقص العقل بندہ بعض باتوں کی مصلحتیں نہ سمجھ پائے۔ بہر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو مبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔ زبان پر آنا کج اِدْل میں بھی اعتراض کو جگہ نہ دے۔ اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف جلد 29 میں موجود ایک تفصیلی فتوے سے سُرخوں اور اپنی بساط بھر تسمیل (یعنی آسانی) کے ساتھ اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ”اعتراض کرنا کیوں کفر ہے؟“ اس کا جواب اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں:

### ستر ہزار جادوگر سجدہ میں گر گئے

”ابن جریر“ نے حضرت سَیِّدُنا اَلْسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کیا کہ جب سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَامُ چلے تو نندا ہوئی: اے موسیٰ! فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَامُ نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علمائے ملائکہ عظام عَلَیْہِمُ الصَّلَامُ نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جاییں، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش (یعنی کوشش کے باوجود) آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

اور آخر نَفْعُ بَعَثَتْ (رسول کے بھیجے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ دشمنانِ خدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَامُ کی) غلامی اختیار کر کے عذاب

سے نجات پائی۔ ایک جلسے میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے:

اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ  
 وَهَارُونَ ﴿۱۲۲﴾ (پ، ۹، الاعراف: ۱۲۱، ۱۲۲) کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ معصوم ہوتے ہیں وہ ہرگز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَيَّيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے دل میں خیال آنا مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بربنائے اعتراض (اعتراض کی بناء پر) نہیں حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا اور آپ عَلَيَّيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو حکمت کانوں سے سنانے بتانے کے بجائے آنکھوں سے دکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چونکہ شقی اَزَلِي (ہمیشہ کے لیے بد بخت) تھا اس لئے ایمان نہ لایا مگر آپ عَلَيَّيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے اُس اَزَلِي کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کے لئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادو گر ایمان لے آئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مزید فرماتے ہیں: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ قادر تھا اور ہے کہ بے کسی نبی (اور آسمانی) کتاب کے تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت (عنایت) فرمادے۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمُ عَلَى الْهُدٰى  
 فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو اے سننے والے تو ہرگز

(پ، ۷، الانعام: ۳۵) نادان نہ بن۔

## اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی

مگر اس نے دنیا کو عالم اسباب بنایا اور ہر نعمت میں اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے۔ وہ چاہتا تو انسان وغیرہ جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی، یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف نام پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھرتا۔ زمین جو تنے (یعنی ہل چلانے) سے روٹی پکانے تک جو سخت مشقتیں پڑتی ہیں کسی کو نہ ہوتیں۔ مگر اُس نے یونہی چاہا اور اس میں بھی بے شمار اختلاف (فرق) رکھا۔ کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے دَر سے پلتے ہیں اور کسی پر اس کے اہل و عیال کے ساتھ تین تین فاقے گزرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں

أَهُمْ يَقْسُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۗ تَرْجِبُهُ كُنُوزَ الْإِيمَانِ: کیا تمہارے رب کی رحمت  
نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (پ ۲۵، زحرف: ۳۲) گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

کی نیرنگیاں ہیں۔ (مگر) احق بد عقل یا اٹھہل بد دین (یعنی سخت جاہل گمراہ) وہ اس کی ناموس (بارگاہِ عظمت) میں چُون و چَر اکرے کہ ”یوں کیوں کیا، یوں کیوں نہ کیا؟“ سنتا ہے!

اس کی شان ہے: **يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ** ۞ (پ ۱۳، ابراہیم: ۲۷)

ترجیبہ کنز الایمان: اللہ جو چاہے کرے

اس کی شان ہے: **إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ** ① (پ ۶، المائدہ: ۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔

اس کی شان ہے: لَا يَسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ ﴿۲۷﴾ (پہلے، الانبیاء: ۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہو گا۔

## ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی بہترین مثال

زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں، پانسو (500) مسجد میں لگائیں، پانسو پاخانہ کی زمین اور قدچوں (یعنی w.c یا کھڑی کے پائے جس پر پاؤں رکھ کر قضاے حاجت کے لئے بیٹھے ہیں) میں۔ کیا اس سے کوئی اُلجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹی سے بنی ہوئی، ایک آوے (بھٹی) سے پکی ہوئی، ایک روپے کی مولیٰ (خریدی) ہوئی ہزار اینٹیں تھیں، اُن پانسو میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صرف (استعمال) کیں؟ اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نجاست (نجاست خانے) میں رکھیں۔ اگر کوئی احمق اس (اپنے پلے سے اینٹیں خرید کر لگانے والے) سے پوچھے تو وہ یہی کہے گا کہ میری ملک تھیں میں نے جو چاہا کیا۔

## بادشاہ سے الجھنے والے فقیر کو کوئی عقلمند نہیں کہتا

جب مجازی (غیر حقیقی) جھوٹی ملک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی ملک کا کیا پوچھنا! ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہاں کا وہ ایک اکیلا پاک نرالا سچا ملک ہے۔ اس کے کام، اس کے احکام میں کسی کو مجالِ دمِ زدن (دم مارنے کی جرأت) کیا معنی! کیا کوئی اس کا ہمسر (ہم پلہ) یا اس پر افسر ہے جو اس سے ”کیوں اور کیا“ کہے! مالک علی الاطلاق (یعنی مالک

مطلق، ہر کام کا مالک و مختار) ہے، بے اشتراک (یعنی شرکت سے پاک) ہے، جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا۔ ذلیل فقیر، بے حیثیت حقیر اگر بادشاہِ جبار سے اُلجھے تو اس کا سر کھجایا ہے، شامت نے گھیرا ہے۔ اس بادشاہ سے اُلجھنے والے سے ہر عاقل (یعنی عقلمند) یہی کہے گا: اُوبد عقل بے ادب! اپنی حد پر رہ۔ جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہِ کمالِ عادل اور جمیع کمالِ صفات میں یکتا و کامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دخل دینے کی کیا مجال۔<sup>(۱)</sup>

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی فی زمانہ ایمان کی حفاظت کا ذہن کافی کم ہو گیا ہے، زبانیں بے لگام ہو چکی ہیں، اکثریت کا حال یہ ہے کہ بس جو منہ میں آتا ہے بکے چلے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے بجائے بے جا اعتراضات کرتے نظر آتے ہیں جس کے سبب اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں آئیے ایمان کی حفاظت کے پیش نظر مصیبت کے موقع پر بولے جانے والے کفریہ جملوں کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے اور ان سے بچنے کا ذہن بنا لیجئے۔

### مصیبت کے موقع پر بولے جانے والے کفریات کی مثالیں

1. جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے اللہ! تو نے مال لے لیا فلاں چیز لے لی اب کیا کرے گا؟ اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے۔
2. کسی مسکین نے اپنی محتاجی دیکھ کر یہ کہا: اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اسے تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۱ تا ۱۵۲

دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے؟ ایسا کہنا کفر ہے۔

3. آپ کے اللہ نے اس ظالم شخص کو کچھ نہ دکھایا، یہ کلمہ کفر ہے۔

4. اگر کسی نے بیماری، بے روزگاری، غربت یا کسی مُصیبت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ

پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟

حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو وہ کافر ہے۔

5. اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا ہے۔ یہ کلمہ کفر ہے۔

6. اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔ یہ کلمہ کفر ہے۔<sup>(1)</sup>

مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے جذبے کے پیش نظر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس نازک موضوع پر قلم اٹھایا اور محنتِ شاقہ کے بعد کثیر کتابوں کے مواد کو پیش نظر رکھ کر اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق نہایت آسان الفاظ و انداز میں ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے نام سے ایک بے نظیر کتاب تالیف فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اس کتاب کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قدر جانفشانی (جان توڑ محنت) اور احتیاط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ بلا مبالغہ اُردو زبان میں کفریہ کلمات کی نشاندہی کے بارے میں اس سے زیادہ جامع، مفید اور اہم کتاب آج تک دیکھنے میں نہیں آئی لہذا ضرورت اس بات

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷۹

کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اسلامی بھائی بار بار اس کتاب کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور اس میں بیان کردہ احکامات کی روشنی میں زبان کو نہ صرف گفیریہ بلکہ فضول باتوں سے بھی بچائے اور زیادہ سے زیادہ ذکر و زور دین میں لگن رہنے کی عادت بنائے۔

### تسلی بھرا مکتوب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دس مُحَرَّمُ الْحَرَامِ ۱۴۳۱ھ کو باب المدینہ (کراچی) کے ایک انتہائی اہم اور کاروباری مرکز میں آتشزدگی کے دل خراش حادثے میں کئی لوگوں کے مال و اسبابِ اجل کر خاکستر ہو گئے اور وہ بے چارے بڑی مصیبت و آزمائش میں مبتلا ہو گئے، شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کی تسلی اور دلجوئی کیلئے مصیبت پر صبر کے حوالے سے نصیحتوں اور نیکی کی دعوت پر مُشْتَمِل ایک مکتوب روانہ کیا۔ آئیے امیر اہلسنت کا وہ مکتوب ملاحظہ کیجئے اس کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں بھی مصیبتوں پر صبر کرنے کے حوالے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا نیز یہ بھی معلوم ہو گا کہ دل جوئی کیسے کی جاتی۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سبگ مدینہ محمد الیاس قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے تمام مصیبت زدگان و لواحقین شہدائے یوم عاشورہ کی خدمت میں مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کی پُر سوز فضاؤں کو چومتا ہوا سلام،

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے  
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہل بیت

اب کی باریوم عاشورہ ۱۴۳۱ سن ہجری آپ کے لیے سخت امتحان کا سامان لایا، باب المدینہ (کراچی) کی بارونق شاہراہ یعنی محمد علی جناح روڈ کا ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھا، ہر طرف انسانی اعضاء بکھر گئے، لاشوں کے انبار لگ گئے، زخموں کی چیخ و پکار سے فضا کا سینہ لرز اٹھا، صد کروڑ افسوس! خدا سے ڈرنے اور اس سانحہ جانکاہ سے عبرت پکڑنے کے بجائے ہمارے یہاں کے بعض مجرمانہ ذہنیت کے حامل درندہ صفت انسان مزید وحشت و بربریت پر اتر آئے اور حسب روایات سابقہ آتش و خون سے کھینے میں مشغول ہوئے لوٹ مار مچائی، جہاں جہاں بن پڑا آگ لگائی، بے شمار دکانیں شعلوں کی لپیٹ میں آگئیں، کئی عمارتیں ڈھے پڑیں اور ظالموں نے آن کی آن میں اربوں روپوں کی مالیت کے اسباب کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا، نہ جانے کتنے ہی مظلوم مسلمان گھر سے بے گھر ہو گئے، بے شمار غریب ملازمین بے روزگار ہو گئے، نہ جانے کتنے ہی ستم زدوں کی زندگی بھر کی پونجی آتش زدگی کی نذر ہو گئی، انہی مظلوموں میں سے ایک آپ بھی ہیں آپ جناب کو بھی خاصا خسارہ بھگتنا پڑا، سخت صدمے پہنچے، دل خون رویا، گھر میں بھی ہر طرف صف ماتم بچھ گئی اور کنبے کا بچہ بچہ رنجیدہ ہو گیا بس صبر، صبر اور صبر کیجئے، خوا مخواہ کی قیاس آرائیاں اور گلے شکوے کرنے کے بجائے مسلم شریف کی حدیث پاک کی تعلیم کے مطابق دامن صبر تھام کر کہئے: قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ

فَعَلَ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کیا۔<sup>(۱)</sup>

دعا ہے خدائے بے نیاز و کار ساز عَزَّوَجَلَّ آپ پر اور آپ کے اہل خاندان پر رحم فرمائے، نقصان کا نعم البدل نصیب کرے، پہلے سے بہتر روزگار عنایت فرمائے، آپ کے خزاں رسیدہ چمن کو باغ و بہار بنائے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں دے، میری آپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرمائے۔

امین بجایا النبى الامین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اس کے بعد شیخ طریقت، امیر اہلسنت، دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ سے مصیبت پر صبر کے فضائل سے مُتَعَلِّق ”امام حسین“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے آٹھ فرامینِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شاملِ مکتوب فرمائے ہیں، ان میں سے چند فرامینِ ملاحظہ کیجئے۔

1. حضرت سَیِّدُنَا ابُو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سیدہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے۔ اسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور مومن آفات میں مُبتَلار ہتا ہے اور مُنافِق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو کاٹنے تک بالکل نہیں ہلتا۔<sup>(۲)</sup>

2. حضرت سَیِّدُنَا ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی

1... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوة وترك العجز... الخ، ص ۱۴۳۲، حدیث: ۲۶۶۲

2... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۱۲۶/۳، حدیث: ۷۸۱۹

مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مصیبت اپنے صاحب (یعنی مصیبت زدہ) کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔<sup>(۱)</sup>

3. حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سید عالم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔<sup>(۲)</sup>

4. حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے گرنے لگے جس قدر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا پھر فرمایا: تکلیفیں اور مصیبتیں میرے اس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں کو گرا دیتی ہیں۔<sup>(۳)</sup>

برائے کرم دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہتری کے لیے بھی جدوجہد فرماتے رہیے، نماز باجماعت کی پابندی کیجئے فرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرتے رہیے، زکوٰۃ نہ دینے سے دنیا میں بھی نقصان ہوتا ہے جیسا کہ طبرانی کی حدیث پاک میں ہے: خشکی و تری میں جو مال تَلَف یعنی برباد اور ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہوتا ہے۔<sup>(۴)</sup>

1... معجم الاوسط، ۳/۲۹۰، حدیث: ۴۶۲۲

2... مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب فیمن صبر... الخ، ۱۰/۴۵۰، حدیث: ۱۷۸۷۲

3... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۳/۴۵۳، حدیث: ۴۲۸۳

4... الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترہیب من منع الزکوٰۃ... الخ، ۱/۳۶۷، حدیث: ۱۱۴۶

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لاتے رہیے ہر ماہ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی ترکیب رکھئے مدنی چینل کے ذریعے علمِ دین حاصل کرتے رہیے کہ اس کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور عبادت کی طرف رغبت ملے گی۔

وَالسَّلَامُ مَعَكُمْ اِذَا كُنْتُمْ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم الغالیہ کا تحریر کردہ یہ مختصر سا مکتوب مُصیبت زدہ کے لئے کس قدر تسلی آمیز اور صبر کر کے اجر کمانے پر ابھارنے والا ہے۔ ہمیں بھی اسے وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا چاہئے اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مُصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کا ذہن بنتا رہے گا نیز پریشان حال اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مُصیبتوں پر صبر کی عادت بنانے، توکل و قناعت کا ذہن پانے، ایمان کی حفاظت کی گڑھن بڑھانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، عشقِ مُصطفیٰ کی شمع جلاتے، نیکیاں کرنے اور گناہوں کی عادت مٹانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کر کے خوب خوب دعائیں بھی کریں اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مُشکلات سے نجات نصیب ہوگی۔

## مصیبت کا خاتمہ

عرب امدات میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ایک کمپنی

میں ملازم تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اچھی گزر بسر ہو رہی تھی کہ اچانک کچھ ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ کمپنی کو دن بدن خسارہ ہونے لگا اور کمپنی بند ہو گئی اور میں بے روزگار ہو گیا، جگہ جگہ ملازمت کی تلاش میں مارا مارا پھر تارہا کئی کمپنیوں میں درخواست بھی دی لیکن نوکری نہ مل سکی، میں روز بروز قرض کے بوجھ تلے دبتا چلا جا رہا تھا اسی لئے اپنے وطن پاکستان واپسی کا ارادہ کر لیا، روانگی سے چند دن پہلے ایک مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی سے ملاقات کا اتفاق ہوا، میں نے انہیں اپنے مُتَعَلِّق بتایا تو انہوں نے غمخواری و خیر خواہی کے جذبے کے تحت انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے تین دن کے مدنی قافلہ میں سفر کرنے اور راہِ خدا میں اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ میں نے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس نیت کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہوئی اور میری مصیبت کا خاتمہ ہو گیا ہوا یوں کہ اگلے ہی دن ایک کمپنی کی طرف سے مجھے مکتوب (Letter) موصول ہوا کہ آپ کل سے ہی ہماری کمپنی میں نوکری اختیار کر لیجئے۔ اس بات سے ایک طرف تو مجھے بے انتہا خوشی ہوئی اور دوسری طرف یہ تشویش بھی ہونے لگی کہ کل ہی سے کام پر بلوایا گیا ہے حالانکہ میں تو مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر چکا ہوں، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ جس مدنی قافلے میں سفر کی نیت سے مجھے نوکری ملی اس کو نظر انداز کر دوں چنانچہ میں نے کمپنی کے مالک سے کہا کہ میں فلاں دن مدنی قافلے سے واپس آنے کے بعد ہی ملازمت کا آغاز کر سکتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے میری درخواست

منظور کر لی اور میں مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اور چہرے پر داڑھی سجانے کے علاوہ پابندی کے ساتھ سنت کے مطابق سفید لباس پہننے کی نیت بھی کر لی۔

آئیے ہم سب نیت کریں کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہر 30 دن میں کم از کم 3 دن ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر میں کم از کم ایک بار یکمشت 12 ماہ مدنی قافلے میں سفر کریں گے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی برکت سے ہمیں صبر کی نعمت نصیب ہوگی۔ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	خزائن العرفان	صدا الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
4	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ

5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالین حرم ۱۲۱۹ھ
6	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۴۳ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۳۳۱ھ
7	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۳ھ
8	المستند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۳ھ
9	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
10	کنز العمال	علامہ علی حقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
11	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
12	مجمع الزوائد	الحافظ نور الدین علی بن ابوبکر اللہیسی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
13	مسند ابی یعلیٰ	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد بن علی بن ثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
14	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی بندری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
15	عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
16	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
17	شرح المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
18	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	اشاعت اسلام کتب خانہ پشاور
19	احیاء علوم الدین	حجیہ الاسلام ابو حامد امام محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰
20	شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز البسنت برکات رضابند ۱۴۲۳ھ
21	فتاویٰ رضویہ	امام البسنت احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
22	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۳۰۶ھ	مکتبہ المدینہ
23	مثنویات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری، متوفی	مکتبہ المدینہ کراچی
24	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	شیخ طریقت شیخ طریقت، امیر البسنت ڈاکٹر بکائتھم انعامیہ	مکتبہ المدینہ کراچی

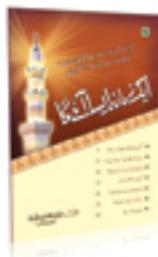
## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
17	صبر ابتدائے صدمہ پر ہے	1	دُرود شریف کی فضیلت
19	صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے	1	حکمت بھری تحریر
19	نافرمانوں کی خوشحالی میں حکمت	3	ایمان کا لباس
21	آسانشوں پر مت پھولو	4	مصائب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمتیں
22	مصیبت پر خوش ہونے والی عورت	5	مصائب ترقی درجات کا ذریعہ ہیں
25	ستر ہزار جاودہ گرجوں میں گر گئے	6	مصیبتوں سے گناہ جھڑتے ہیں
27	اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی	8	مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتوت ہیں
28	ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی مثال	9	آخرت کی مصیبت برداشت نہ ہوگی
28	بادشاہ سے الجھنے والا عقلمند نہیں کہلاتا	9	کر بلاؤ اولوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟
29	وقت مصیبت بولے جانے والے کفریات	10	حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
31	تسلی بھر املکتوب	11	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
35	مصیبت کا خاتمہ	12	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
37	ماخذ و مراجع	12	سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر
		15	صبر کے مواقع

## سُنَّتِ كِي جہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَلِیْخِ قِرٰاٰنِ وَشُعْبَہ کِی عالِمِیْرِ فِیْر سِیٰسِی تحْرِیْکِ دَعْوِیْ اِسْلَامِی کِی جِھکِے جِھکِے مَنَدَنِی ماحول میں بکثرت سنتیں بھیجی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی نذنی التجا ہے۔ عااجلان رسول کے مَنَدَنِی قائلوں میں بدینت ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکھ مدینہ کے ذریعے مَنَدَنِی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَنَدَنِی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذننے دار کو بتیغ کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکَت سے پاہر سُنَّتِ بننے لگنا ہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیڑ جن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَنَدَنِی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَنَدَنِی قائلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-322-9



0125071



فیضان مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net